سوال

(225) میت کے لیے قرآن خوانی کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

کیا جو لوگ قرآن مجید کے پارے گھروں میں تقسیم کر دیتے ہیں اور پڑھنے کے بدلے میں پڑھنے والوں کو چاول کی ایک پلیٹ یا چنے وغیرہ تقسیم کر دیتے ہیں۔ یہ پڑھنا اور ثاب ان کے نام کرنا جائز ہے؟

قرآن و حدیث کی روشنی میں بتا دیجیے کہ یہ پڑھنا اور ثواب کسی کے نام کرنا کس طرح اور کیسے کرنا جائز ہے۔ اس کا طریقہ ذرا تفصیل سے بتا دیجیے یہ بھی سنا ہے کہ دنیا سے کوچ کر جانے والے انسان کو قرآن کا پڑھا پڑھایا وغیرہ پہنچتا ہے۔ اور اس کی بخشش کا ذریعہ بنتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ (بابر حسین ڈاکخانہ سندھو والہ ضلع سیالکوٹ) (۸ جنوری ۱۹۹۳ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

قرآن مجید کو پڑھوا کر ایصالِ ثواب کا طریقہ کار کتاب و سنت اور سلف صالحین کے عمل سے ثابت نہیں ہے۔ نبی اکرمﷺ کا ارشادِ گرامی ہے :

’مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ہٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَرَدٌّ‘ (صحیح البخاری، باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود، رقم: ۲۶۹۷)

یعنی جس کسی نے دینِ اسلام میں اضافہ کیا وہ مردود ہے۔‘‘

فقہاء شافعیہ اور حنفیہ نے بھی عمل ہذا کو مکروہ و بدعت لکھا ہے۔ مولانا عبدالحق حنف دہلوی فرماتے ہیں :

’’وعادت نبود کہ برائے میت شوند قرآن خوانند و ختمات خوانند نہ بر سر گور نہ غیر اں ایں مجموعہ بدعت است۔‘‘

’’(سلف کی) یہ عادت نہ تھی کہ وہ میت کے لیے قرآنی اور دیگر ختموں کا اہتمام کریں، نہ قبر پر نہ کسی اور جگہ۔ یہ تمام چیزیں بدعت ہیں۔ (مدارج النبوۃ)

اور الشیخ علی المتقی حنفی صاحب ’کنز العمال‘‘ نے کہا ہے :

’اَلْاِجْتِمَاعُ لِلْقِرَائَةِ بِالْقُرْاٰنِ عَلَی الْمَیِّتِ بِالتَّخْصِیْصِ فِی الْمَقْبَرَةِ اَوِ الْمَسْجِدِ اَوِ الْبَیْتِ بِدْعَةٌ مَذْمُوْمَةٌ۔‘

''یعنی میت پر قرآن خوانی کے لیے بالخصوص قبرستان مسجد یا گھر میں اجتماع قابلِ مذمت بدعت ہے۔''

المجد نے ''سفر السعادۃ'' میں کہا ہے:

'وَلَمْ تَكُنِ الْعَادَةُ اَنْ يَّجْتَمِعُوا لِلْمَيِّتِ وَيَقْرَوْا لَهُ الْقُرْاٰن. وَيَخْتَمُوْهُ عِنْدَ قَبْرِهٖ وَلَا فِيْ مَكَانَ اٰخر وهٰذا المجموع بدعة مكروهة'

''یعنی سلف کی عادت نہیں تھی کہ جمع ہو کر میت کے لیے قرآن خوانی کر کے قرآن ختم کرتے ہوں، نہ قبر کے پاس اور نہ کسی دوسری جگہ یہ اجتماع مکروہ بدعت ہے۔''

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:227

محدث فتویٰ